© rasailojaraid.com

اناو انت کی آیتیں آپ کا شہود ہیں اور ھو کی آیتیں آپ کی غیبت، نعیم جنت کی آیتیں آپ کا شوق، رحمت کی آیتیں آپ کی رجاء ہیں اور عذاب کی آیتیں آپ کا خوف، انعام کی آیتیں آپ کا سکون و انس ہیں اور انتقام کی آیتیں آپ کا حزن۔ حدود و جہاد کی آیتیں آپ کا بغض فی اللہ ہیں اور امن و ترحم کی آیتیں آپ کا حب فی اللہ نزولِ وحی کی آیتیں آپ کا عروج ہیں تبلیغ و تعلیم کی آیتیں آپ کا نزول تنقید و امر کی آیتیں آپ کی خلافت ہیں۔ اور خطاب کی آیتیں آپ کی عبادت وغیرہ وغیرہ۔

غرض کسی بھی نوع کی آیت لو وہ آپ کسی نہ کسی پیغمبرانہ سیرت اور کسی نہ کسی مقامِ نبوت کی تعبیر ہے اور آپ کی سیرت اس کی تفسیر جس سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس زریں مقولے "وکان خلقہ القرآن" سے قرآن اور ذاتِ اقدس نبوی کی کامل تطبیق اور صدیقہ پاک کی علمی گہرائیوں اور ذاتی ذکاوتوں کا نشان ملتا ہے۔ اس لئے یہ دعویٰ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ثابت ہوتا ہے کہ اگر قرآن کے علمی عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے تو سیرتِ نبوی کے عملی عجائبات بھی کبھی ختم ہونے والے نہیں۔ اور اگر قرآن علمی طور پر تا قیامت اپنے شاخ در شاخ علوم سے بنی نوع انسان کی تکمیل کا ضامن ہے تو یہ سیرتِ جامعہ تا یوم حشر اپنے شاخ در شاخ عملی اسوؤں سے اقوام عالم کی تکمیل و تسکین کی کفیل رہے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی اور سیرت کے بے شمار عملی نمونے اور اسوے ہر وقت جس روح سے زندہ و پایندہ تھے وہ یہی ذکرِ الٰہی، تفویضِ مطلق اور عبادتِ خداوندی کی روح تھی گویا اس کے لئے اس پاک زندگی کا لبادہ ڈھانچہ بنایا گیا تھا۔ کہ اس میں ذکر و فکر کی روح پھونکی جائے۔ چنانچہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ ذکر اللہ سے معمور اور فکرِ آخرت سے بھرپور تھا۔ ذکرِ عام کے بارے میں حدیث میں ہے۔

کان یذکر اللہ علی کل احیانہ — آپ ہر لمحہ ذکرِ الٰہی میں لگے رہتے تھے۔

اور فکرِ دائمی کے بارے میں ارشادِ حدیث ہے کہ:۔

کان دائم الفکر و حزینا — آپ ہمیشہ متفکر اور غمزدہ رہتے تھے۔

پس آپ کی زندگی اور زندگی کی سیرت بالاصل نہ ملوکیت تھی نہ ریاست، نہ غلبہ و قہر تھی، نہ تسلط و استیلاء، نہ تعیش تھی نہ تزئین، نہ آرائش و زیبائش تھی۔ نہ راحت طلبی و آسائش۔ بلکہ بندگی سرافگندگی۔ نیاز کیشی، عبودیت اور اطاعت و عبادت تھی جس میں خوئے ذکر اور بوئے فکر سمائی ہوئی تھی۔ اور جو کچھ بھی زندگی یا نقل و حرکت تھی وہ اسی فکرِ دائمی اور ذکرِ دوامی کے رنگ میں تھی۔ قرآن نے اس ذکر و فکر کے مجموعہ کو دانائی کہا۔

گویا آپ کی سیرتِ مقدسہ اصولاً زندگی کے تین شعبوں پر مبنی ہے:۔

تعلق مع اللہ، تعلق مع الخلق اور تعلق مع النفس۔

باقی ص ۵۰ پر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

از سید نصیب علی شاہ بخاری
متعلم دورۂ حدیث دارالعلوم حقانیہ

افغانستان کے کمیونسٹ حکومت کے خلاف

علماءِ حق کی جدوجہد

گذشتہ دو سال سے بعض اسلامی ممالک میں سامراجی طاقتوں سے آزادی حاصل کرنے کی کامیاب جدوجہد شروع کی گئی ہے اور یوں اب ملتِ اسلامیہ پھر اپنی حقیقت کے راہ پر گامزن ہونے کے احساس سے سرمایہ داری اور اشتراکیت کی نظریاتی غلامی سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ خدا کرے کہ اسلامی ممالک کی یکجہتی کے ساتھ یہ تحاریک کامیابی کی آخری منزل تک پہنچ جائے۔ اس مبارک مشن کا آغاز پاکستان اور ایران نے کیا ہے جو اپنی جدوجہد میں کافی حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ افغانستان میں بھی اشتراکیت کی غلامی سے نجات پانے کے لئے مسلمانوں نے اپنی جانی و مالی قربانی دینے کے ساتھ مبارک جدوجہد کا آغاز کر رکھا ہے۔ ایران اور پاکستان کی طرح افغانستان میں بھی موجودہ تحریک کی قیادت علمائے حق ہی کر رہے ہیں اور یوں چودھویں صدی کے اختتام میں علماء نے تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ کر دیا ہے۔ افغانستان کے روس نواز تره کئی حکومت کے خلاف علماء کی قیادت میں تحریک شروع کر دیا گیا ہے۔ جو کامیابی کے مختلف مراحل کے ساتھ بڑھ رہا ہے اس وقت افغانستان میں حرکت انقلاب اسلامی۔ حزب اسلامی۔ جمعیۃ اسلامی تین بڑی سیاسی جماعتیں جہاد میں مصروف ہیں اس تحریک کا آغاز حرکت انقلاب اسلامی کے پلیٹ فارم سے کیا گیا جس کے ساتھ ابتداءً مذکورہ دو دیگر جماعتوں کا بھی اتحاد رہا۔ حرکت انقلاب اسلامی کی قیادت علماء کر رہے ہیں حرکت کے سربراہ مولانا محمد نبی محمدی ہیں جب کہ جنرل سکریٹری مولوی نصر اللہ ہیں مرکزی عاملہ میں بعض سابق اعلیٰ فوجی افسر اور پاکستان کے ممتاز علمی درس گاہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء بھی شامل ہیں۔ حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولانا محمد نبی محمدی افغانستان کے ممتاز عالم دین اور سیاسی لیڈر ہیں۔ ۱۳۲۱ھ کو لوگر میں پیدا ہوئے ۱۳۶۶ میں دینی علوم سے فارغ التحصیل ہوئے بعد میں ۲۳ سال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا ان کے آباؤ اجداد میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

افغانستان کے مشہور علماء و مشائخ مولانا عبدالرحیم۔ مولانا عبدالرشید۔ حاجی عبدالرحیم اور مولوی سید گل تاریخی شخصیات گزرے ہیں۔

مولانا محمد نبی محمدی رنگ و نسل اور صورت و سیرت کے لحاظ سے بہت بڑے بہادر سپہ سالار اور افغانستان کے قابل قدر مذہبی و سیاسی شخصیت ہیں۔ درس و تدریس کے دوران علماء کو بیدار اور متحد کرکے ملک کے دفاع اور استحکام کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش میں تھے۔ اس طرح انہوں نے روس کے ابتدائی خطرات کو محسوس کرکے پلخمشتی کی جامع مسجد میں ظاہر شاہ حکومت کے غیر اسلامی اقدامات کے خلاف مظاہرے کا اہتمام کیا۔ ظاہر شاہ نے اسے اپنے اقتدار کا خطرہ محسوس کرکے علماء پر تشدد کیا۔ مسجد کو شہید کردیا گیا۔ پولیس نے جامع مسجد میں مقیم علماء پر مجلس شوریٰ پر حملہ کردیا اور تشدد کے نتیجہ میں جامع مسجد کے علماء خون سے سرخ نظر آرہے تھے۔ اسی طرح ایک عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ غزنی میں کیا گیا وہاں بھی سینکڑوں علماء کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ان حالات کے پیش نظر مولانا محمد نبی نے وقتی تقاضا کے پیش نظر عوام کے مطالبہ پر ظاہر شاہ دور کی پارلیمنٹ کے لئے الیکشن لڑا۔ اور یوں خلقی مزاج حریف لیڈر فاروقی کو بری طرح شکست دے دی۔ اس وقت الیکشن قبائل اور قومیت علاقیت کی بنیاد پر تھا اس لئے مختلف سیاسی جماعتیں جن میں خلق پارٹی۔ پرچم۔ ستم ملی۔ شعلہ۔ افغان ملت، مساوات وغیرہ شامل تھیں۔ الیکشن میں حصہ لے سکتے تھے جب کہ روس کے اشارے پر بعض مختلف جماعتیں اس طرح کامیاب ہوا کرتی تھیں۔ مولانا محمد نبی محمدی نے اسمبلی کا ممبر منتخب ہوکر حزب اختلاف کی قیادت سنبھال لی۔ اس وقت اسمبلی کے اندر حزب اقتدار کے لیڈر حفیظ اللہ امین (موجودہ وزیر اعظم و وزیر داخلہ) اور مشہور خلق مزاج لیڈر ببرک کرمل کے ساتھ سیاسی محاذ آرائی اور جنگ جاری رہی۔ ان حالات کو دیکھ کر حکومت نے علماء کو سیاست سے دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اس لئے علماء کی کوئی منظم جماعت سامنے نہیں آسکتی تھی۔

اس وقت علماء و مشائخ کی حضرت مولانا مجددی ملا شور بازار۔ گل جان آغا پر مشتمل ایک شوریٰ امارت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ سردار داؤد کے دور میں بھی پہلے سے کہیں زیادہ علماء پر تشدد کیا گیا۔ علماء کے اجتماعات پر گولی چلائی گئی اور متعدد علماء کو شہید، اور زندان میں ڈال دیا گیا۔ سردار داؤد کے دور میں جمعیت علماء اسلام کے نام سے ایک خفیہ تنظیم علماء نے قائم کرلی۔ لیکن حکومت نے جلد ہی اس کو کالعدم قرار دے کر سرگرم رہنماؤں کو گرفتار کرلیا جن میں سے بعض اب تک لاپتہ ہیں۔ اس کے بعد مولوی نصر اللہ کی صدارت میں اتحادیہ علماء اسلام کی تنظیم بنائی گئی اس وقت ترہ کئی انقلاب کے ذریعے برسر اقتدار آگئے۔ تو جملہ اسلامی تنظیموں نے متحد ہوکر عہد کرلیا اور حرکت انقلاب اسلامی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا محمد نبی محمدی اس کے سربراہ منتخب ہوئے لیکن بعد میں بعض تنظیموں نے حرکت سے علیحدگی اختیار کرلی۔ حرکت انقلاب اسلامی کے پلیٹ فارم پر افغانستان کے علماء، طلبا، وکلاء حکومت کے

© rasailojaraid.com